عورت کو احرام کی حالت میں ماہواری شروع ہو جائے تو احرام کا حکم؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر عورت حالت احرام میں ہو، ابھی عمرہ نہیں کیا اور حیض آجائے تو احرام کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی یا باقی رہیں گی؟ اگر غسل سے پہلے مدینے جانا ضروری ہو، یعنی پیکج ہی ایسا طے ہوا ہے، تو کس طرح احرام سے نکلا جائے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض آنے کی وجہ سے احرام کی پابندیاں ہرگز ختم نہیں ہوتیں، بلکہ عورت بدستور احرام کی حالت ہی میں رہتی ہے، اگر کسی عورت نے عمرہ ادا نہ کیا ہو کہ اس دوران اسے حیض آجائے، تو جب تک وہ پاک ہونے کے بعد غسل سے فارغ ہو کر عمرہ ادا نہیں کر لیتی، وہ احرام کی حالت ہی میں رہے گی، اور احرام کی پابندیاں حسب حال باقی رہیں گی۔ اگر عورت کے ساتھ یہ معاملہ ہو کہ وہ حیض کی وجہ سے عمرہ ادا نہیں کر سکی ہو، اور پیکج ایسا ہو کہ پاک ہونے سے پہلے اس عورت نے مدینہ شریف حاضری بھی دینی ہو، تو وہ اسی احرام کی حالت ہی میں مدینہ شریف حاضری کیلئے جا سکتی ہے، لیکن پاک ہونے پر اُسے مدینہ شریف سے واپس مکہ مکرمہ آکر عمرہ ضرور ادا کرنا ہوگا، بغیر عمرہ کے وہ احرام سے باہر نہیں آسکے گی، اگر گروپ کی مدینہ شریف سے واپس مکہ مکرمہ حاضری کا شیڈول نہ ہو، تو عورت پر لازم ہوگا کہ وہ انفرادی طور پر اپنے محرم کے ساتھ دوبارہ مکہ شریف جا کر عمرہ ادا کر کے احرام سے باہر ہو۔ واضح رہے کہ چونکہ ایسی عورت مکہ شریف سے مدینہ شریف احرام کی حالت ہی میں آئی ہوگی، لہذا واپسی پر ایسی عورت میقات سے نئے احرام کی نیت ہرگز نہیں کرے گی، اگر نئے سرے سے عمرے کی نیت کرے گی تو دو احراموں کو جمع کرنے اور پھر اُن میں سے ایک کے رفض (ختم) ہو جانے کے سبب اُس رفض ہونے والے عمرے کی قضا اور ایک دم لازم ہو جائے گا، لہذا بغیر نئی نیت کیے، اسی احرام سے مکہ شریف حاضر ہو کر اپنا عمرہ ادا کر لے۔

طوافِ عمرہ کے تمام یا اکثر پھیرے کرے بغیر احرام ختم نہیں ہوگا، عمرہ کرنا ہی لازم ہوگا، جیسا کہ علامہ ابوالحسن علاء الدین علی بن بلبان فارسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، عمدۃ السالک فی المناسک میں لکھتے ہیں: ”لو ترک اکثر طواف العمرۃ أو کلہ، وسعی بین الصفا والمروۃ ورجع الی اھلہ فھو محرم أبداً، ولا یجزئ عنہ البدل، وعلیہ أن یعود الی مکۃ بذلک الاحرام، ولا یجب علیہ احرام جدید لاجل مجاوزۃ المیقات“ ترجمہ: اگر کسی نے عمرے کے طواف کے اکثر یا تمام پھیرے ترک کر دیئے اور صفا مروہ کی سعی کر لی اور اپنے گھر لوٹ گیا، تو وہ ہمیشہ حالتِ احرام میں رہے گا، اور اس کے بدلے کوئی چیز کافی نہ ہوگی، اس پر لازم ہوگا کہ وہ اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس آئے اور اس پر میقات سے گزرنے پر نیا احرام لازم نہیں ہوگا۔ (عمدۃ السالک فی المناسک، الباب الرابع عشر فی الجنایات، صفحہ 525، دار اللباب)

اگر کوئی عمرے کے دو احراموں کو جمع کرے، تو ایک کے افعال شروع کر دینے سے دوسرے کا خود بخود رفض ہو جائے گا، اور رفض ہونے والے عمرے کی قضا کے ساتھ، دم بھی لازم ہوگا، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”وإن کانا معا أو علی التعاقب فالحکم کما تقدم في الحجتین من لزومهما عندهما خلافا لمحمد من ارتفاع أحدهما بالشروع في عمل الأخری عند الإمام خلافا لأبي یوسف ووجوب القضاء ودم للرفض“ ترجمہ: اور اگر دو عمروں کا احرام ایک ساتھ ہو یا ایک کے بعد دوسرے کا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو دو حج کو جمع کرنے کا بیان ہوا یعنی یہ دونوں عمرے شیخین کے نزدیک لازم ہو جائیں گے، برخلاف امام محمد کے۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسرے کے افعال میں شروع ہونے سے اُن میں سے ایک کا ارتفاع ہو جائے گا، برخلاف امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اور اس چھوٹنے والے عمرے کی قضا واجب ہوگی اور رِفض (ترکِ) عمرہ کا ایک دم لازم ہوگا۔ (البحر الرائق، جلد 3، باب اضافۃ الاحرام الی الاحرام، صفحہ 56، دار الکتاب الإسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-495

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1446ھ/30 جولائی 2024ء